منکرین حیات قبر
کی خوفناک چالیں
وکیل علماء دیوبند حضرت علامہ
ابو احمد نور محمد تونسوی مدظلہ
مکتبة الجنید
ودیوبند کیسٹ ہاؤس
عقب الآصف اسکوائرز نزد مدرسہ عقیدۃ الاسلام
حسن نعمان کالونی سہراب گوٹھ کراچی
فون: 0334-3441039

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصنف
وکیل علماء دیوبند حضرت علامہ
ابو احمد نور محمد تونسوی مدظلہ
مدیر جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ رحیم یار خان

مکتبۃ الجنید و دیوبند کیسٹ ہاؤس
عقب ... اسکوائرز مدرسہ عقیدۃ الاسلام حسن نعمان کالونی سہراب گوٹھ کراچی
فون: 0334-3441039
ابوالحسن معاویہ سلفی

نام کتاب ــــــــــــ منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں
تصنیف ــــــــــــ ابو احمد نور محمد تونسوی مدیر جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ
سن اشاعت باردوم ــــــــــــ نومبر 2009ء
ناشر ــــــــــــ مکتبۃ الجنید دیوبند کیسٹ ہاؤس سہراب گوٹھ کراچی
فون ــــــــــــ 0334-3441039

دیگر ملنے کے پتے

بیت العلم بنوری ٹاؤن کراچی 021-4916690

ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن کراچی 021-4914596

ادارۃ الرشید بنوری ٹاؤن کراچی 021-5436478, 0321-2045610

اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی 021-4927159

کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی 021-4992176

مکتبہ السعید شاہ فیصل کالونی کراچی 021-8244816

کتب خانہ اشرفیہ اردو بازار کراچی 021-2213058

چال نمبر 12

عقیدہ حیاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حدیثیں ضعیف ہیں

منکرین حیات قبر چال چلتے ہیں کہ عقیدہ حیاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بنیاد ضعیف حدیثوں پر ہے اور اس طریقہ واردات سے وہ لوگوں کو اس عقیدہ عالیہ سے بیزار کرتے ہیں حالانکہ حیاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ، عقیدہ حیات قبر کی شاخ ہے جس کا اعتراف جماعت اشاعۃ التوحید والسنہ کے امیر مولانا محمد طیب طاہری صاحب پنج پیری نے کیا ہے دیکھئے (مسلک اکابر۔ صفحہ 11)

اصل عقیدہ حیات قبر یعنی حیات بعد الوفات بے شمار نصوص قطعیہ سے ثابت ہے یعنی ہر مردہ انسان کو اپنی قبر میں خواہ حقیقی ہو یا مجازی زندہ کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا حساب وکتاب ہوتا ہے اور وہ جزا وسزا کا مزا چکھتا ہے تو یہ حیات بدرجہ اتم حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں پائی جاتی ہے البتہ باتفاق علمائے اسلام انبیاء کرام علیہم السلام قبر کے حساب وکتاب سے مستثنیٰ ہیں انکو حیات قبر صرف اور صرف راحت و سکون پہنچانے کے لئے دی جاتی ہے باقی رہیں احادیث شریفہ تو ان سے انبیاء کرام علیہم السلام کی امتیازی حیات کا ثبوت ملتا ہے۔ یعنی نفس حیات تو قرآن مجید کی نصوص سے ثابت ہے اور امتیازی شان احادیث شریفہ سے ثابت ہے اور امتیازی حیات پر دلالت کرنے والی حدیثیں درجہ تواتر کو پہنچتی ہیں۔ پھر ان کو تلقی بالقبول کا شرف حاصل ہے اور انہیں کو اجماع امت کی تائید بھی حاصل ہے لہٰذا حیاتِ انبیاء علیہم السلام کی احادیث کو ضعیف کہہ کر اس عقیدہ کو کمزور کرنا بھی ایک خوفناک چال ہے۔ بلکہ علماء اصول حدیث کے نزدیک جس حدیث کو تلقی بالقبول کا شرف حاصل ہو جائے اور اس مضمون پر اجماع امت ہو جائے تو اس کی سند کو دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ لہٰذا حیات انبیاء علیہم السلام کی احادیث پر فرداً رواۃ پر جرح کر کے ان کو ضعیف ثابت کرنے کی

کوشش کرنا بھی ایک خوفناک چال ہے۔

یہ بات بھی اہل علم پر مخفی نہیں کہ جو عقیدہ کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہو چکا ہے تو ایسے عقیدہ کی محض تائید میں ضعیف حدیثیں پیش کرنا علمائے اسلام کا قدیم طریقہ چلا آرہا ہے بلکہ جو عقیدہ کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے اور ادھر سنداً ضعیف حدیث سے بھی وہ عقیدہ ثابت ہو رہا ہے تو اصولاً یہ اس حدیث کی صحت کی دلیل ہے۔ سنداً ضعیف حدیث کو دیکھ کر خود ثابت شدہ عقیدہ کو رد کر دینا بے اصولی ہے مثلاً عقیدہ ختم نبوت اور عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کتاب وسنت اور اجماع امت کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اور ان عقائد کا منکر باتفاق علماء اسلام مرتد اور خارج از اسلام ہے اور اگر کوئی مسلمان عالم دین ان عقائد کے اثبات میں قرآن وحدیث صحیحہ کے دلائل جمع کرے اور آخر میں بطور تائید کے ایک ایسی احادیث بھی بیان کر دے جن کی اسناد میں کوئی راوی ضعیف ہے یا مجروح ہے تو یہ کوئی گناہ نہ ہوگا اور کسی مرزائی قادیانی کو یہ حق بھی نہ ہوگا کہ وہ ان حدیثوں کے راویوں پر جرح کریں اور نہ ہی ان کی جرح کا اعتبار ہوگا اور نہ ہی ضعیف حدیثوں کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر کوئی اثر پڑے گا بلکہ عقیدہ کی صحت ان ضعیف حدیثوں کی صحت کی ضمانت ہے اور اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو یقیناً یہ اس کی ایک چال بازی ہوگی۔ جو عقیدہ صحیحہ کو کمزور کرنے کے لئے چل رہا ہے۔